Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۶ جمادی الاوّل ۱۳۹۳ھ | ۲۸ احسان ۱۳۵۲ ہش | ۲۸ جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۴۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۷ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲۷ احسان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

سر درد سے تو آرام ہے لیکن کمزوری اور ضعف بہت ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواستِ دعا

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

میری بچی عزیزہ امۃ النور سلمہا اللہ تعالیٰ اپنی دس ماہ کی بچی کے ہمراہ اپنے میاں عزیزم ڈاکٹر عبد المالک شمیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کے پاس لندن جانے کے لئے ۲۷ جون کو انشاء اللہ تعالیٰ کراچی سے روانہ ہو رہی ہے۔

صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کا اور اسکی بچی کا حافظ و ناصر ہو۔ خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچے۔ خیریت سے رہے اور خوشیوں کے ساتھ واپس آئے۔

امۃ الرشید بنت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ
(بیگم محترم میاں عبد الرحیم احمد صاحب)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحان
اور
مربیان کرام کی ذمہ داری

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ہو رہے ۲۹ جولائی ۱۹۷۳ء بروز اتوار منعقد ہو رہے ہیں۔ مربیان کرام سلسلہ احمدیہ قائدین کی راہنمائی فرمادیں اور تیاری امتحان میں خدام کی مدد فرمادیں۔ کوشش فرمادیں کہ ان کے حلقہ کے سو فیصد خدام امتحانوں میں شریک ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان اگر خدا سے سچا تعلق رکھے تو وہ اشرف المخلوقات ہے ورنہ کیڑوں سے بدتر ہے

جو خدا کا بن جائے خدا اُسے ہر موقع پر ہموم و غموم سے بچا لیتا ہے!

"دنیا میں لاکھوں بکریاں بھیڑیں ذبح ہوتی ہیں لیکن کوئی اُن کے سرہانے بیٹھ کر نہیں روتا اس کا کیا باعث ہے؟ یہی کہ اُن کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اِسی طرح ایسے انسان کی ہلاکت کی بھی آسمان پر کوئی پرواہ نہیں ہوتی جو اُس سے سچا تعلق نہیں رکھتا۔ انسان اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھتا ہے تو اشرف المخلوقات ہے ورنہ کیڑوں سے بھی بدتر ہے۔ اس میں دو اُنس ہیں۔ ایک اُنس احکام الٰہی سے (یہ ہو تو وہ کامل آدم ہے ورنہ وہ مُردہ کیڑا ہے) دوم مخلوق الٰہی سے۔ دُنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ کئی لوگ محض بے گناہ قید ہو جاتے ہیں اور ظالمانہ دست اندازیوں کا نشانہ بنتے ہیں مگر اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پوری پرواہ نہیں کرتے اور دُعاؤں سے اُسکی پناہ نہیں چاہتے اور شریعت میں بالکل لاپرواہ ہوتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اُن سے لااُبالی کا معاملہ کرتا ہے اگر اُنکا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہوتا تو ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ اپنے دوست کو دشمنوں کے ہاتھ میں یوں چھوڑ دے کیونکہ وہ ولی المؤمنین ہوتا ہے اور نحن اولیاء کم فی الحیٰوۃ الدنیا والاٰخرۃ کا وعدہ کرتا ہے۔ آدم علیہ السلام کامل انسان تھے تو فرشتوں کو سجدہ (اطاعت) کا حکم ہوا۔ اسی طرح اگر ہم میں سے ہر ایک آدم بنے تو وہ بھی فرشتوں سے سجدہ کا مستحق ہے۔ ....

خدا کا بننا اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر ایک گھنٹہ اور رات میں انسان ذکرِ الٰہی میں رہے۔ ذکرِ الٰہی سے مراد یہ نہیں کہ تسبیح پکڑ لے بلکہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کام شروع کرتے وقت اسکو اِس بات کا دھیان ہو کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔ جب اس طرح انسان کامل بن جاتا ہے تو خدا اس کا بن جاتا ہے اور حسبِ وعدہ ولیّ المؤمنین اس کو ہر موقعہ پر غموم و ہموم سے بچاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ انسان ہر کام کو عملاً تجربہ کرکے دیکھے اور پھر پورے شرح صدر کیساتھ کسی نتیجہ پر پہنچے

بدلے ہوئے حالات میں ہمارے عمل کے میدان بھی بدل گئے ہیں ہمیں انکے مطابق بہتر رنگ میں کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

خادم کی علامت کے طور پر جو رُومال تجویز کیا گیا ہے ہر خادم کے پاس وُہ ضرور ہونا چاہیئے!

خُدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتیسویں سالانہ اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کا ابتدائی حصّہ

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

مورخہ ۵؍اخاء ۱۳۵۱ھش مطابق ۵؍اکتوبر ۱۹۷۲ء گیارہ بجے قبل دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۲۹ ویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اِس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا۔ اس کا آخری حصّہ الفضل مورخہ ۲۷؍فتح ۱۳۵۱ھش مطابق ۲۷؍دسمبر ۱۹۷۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اب ابتدائی حصّہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیّدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:۔

قبل اِس کے کہ مَیں اِس وقت وہ باتیں کہنا شروع کروں جن کے کہنے کا ارادہ لے کر مَیں یہاں آیا ہوں، مَیں خدام کو اِس طرف توجّہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے

خادم کی علامت کے طور پر

ایک رُومال تجویز کیا ہے۔ کیونکہ وقت کم تھا اِس لئے یہ صرف پانچ سو کے قریب تیار ہو سکے ہیں جن میں سے نصف کے قریب تو نوجوان بچوں نے خرید لئے ہیں اور نصف ابھی پڑے ہُوئے ہیں۔ خدام کو چاہیئے کہ وہ بھی خرید لیں۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ ساری دُنیا میں ہر خادمِ اسلام کے پاس یہ رُومال ہونا چاہیئے۔

اِس رُومال میں ایک چھلّا پڑتا ہے۔ یہودی بڑی ہوشیار قوم ہے۔ وہ دُنیا میں ہر لحاظ سے اپنی بڑائی پھیلانے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ اس سلسلہ میں اُن کے بعض خاموش ذرائع بھی ہیں۔ غرض اُنکی دُنیوی شہرت کا ایک ذریعہ یہ چھلّا بھی بنا۔ اور انہوں نے گردن میں ڈالنے والے رومال کے لئے جو چھلّا بنا رکھا ہے، اس پر سانپ کی شکل بنادی ہے اور اس طرح گویا انہوں نے ہر مسلمان کے گلے میں جو یہ رنگ استعمال کرے، اپنی یہ علامت ڈال دی۔

چنانچہ جس وقت مجھے اس رُومال اور چھلّے کا خیال آیا تو مَیں نے سوچا ہمیں اپنے لئے رِنگ (چھلّے) خود تجویز کرنے چاہئیں اور اسی طرح سکارف (رُومال) کا نمونہ بھی خود ہی بنانا چاہیئے۔ مجھے یاد آیا کہ سپین میں

الحمرا کی دیواروں پر

مجھے چار فقرے نظر آئے تھے۔ (۱) لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہ (جو بڑی کثرت کے ساتھ لکھا ہوا تھا)

(۲) اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ (۳) اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ اور (۴) اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ۔ ان سے فائدہ اُٹھاکر یہ تجویز کی ہے۔ عام اطفال اور خدام یعنی ہر رُکن کیلئے اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ کا رِنگ یعنی چھلّا ہے اور جو عہدہ دار ہیں اُنکے لئے اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ کا۔ اور یہی لجنہ اماء اللہ کا نشان ہے البتہ اُن کے رُومال کا رنگ مختلف ہے۔ ویسے تو جھنڈوں کیلئے عام طور پر سبز رنگ ہوتا ہے مگر ہمارے اِس رُومال کا رنگ کالا اور سفید اسلئے ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو جھنڈے تھے وہ یا کالے رنگ کے تھے اور یا سفید رنگ کے تھے۔ چنانچہ پہلی بار جب

ہماری جماعت کا جھنڈا

بنانا تھا اُسوقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں چھان بین کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی تھی جس میں مجھ خاکسار کو بھی شامل کر دیا تھا چنانچہ اُسوقت ہم نے پُوری چھان بین کی تو ہمیں یہی پتہ لگا تھا کہ ان دو رنگوں کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا اَور کوئی رنگ نہیں تھا اسواسطے ہم نے جماعت کے جھنڈا میں سیاہ اور سفید رنگوں کا ایک امتزاج پیدا کر دیا ہے اور یہی دو رنگ یعنی سیاہ اور سفید ہمارے اِس رُومال میں بھی آئے ہیں اور ایک دوسری شکل میں ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کے رُومال میں آئے ہیں اور تیسری شکل میں انشاءاللہ انصار اللہ کے رومالوں میں آئیں گے

انصار اللہ کو چاہیئے

کہ وہ مجھ سے مشورہ کرکے اپنے رومال تیار کریں۔ ان کے اجتماع میں ابھی کچھ وقت ہے اُسوقت تک کچھ نہ کچھ تو ضرور تیار ہو جانے چاہئیں۔ ان کیلئے مَیں رُومالوں کی کوئی اَور شکل تجویز کروں گا۔ تاہم انصار اللہ کے چھلّے کے لئے لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہ کا نشان مقرر کیا گیا ہے۔ چاہے وہ عام رُکن ہو چاہے وہ مجلس انصار اللہ کا کوئی عہدہ دار ہو سب کا یہی نشان ہوگا۔ ویسے ہمارا ہر عہدہ دار خادم ہے اور ہمارا ہر خادم قیادت کی اہلیت رکھنے والا ہونا چاہیئے۔ پس یہ کوشش کریں کہ ہر خادم کے پاس یہ رُومال ضرور ہو۔ یہاں تو اُسوقت آپکو یہ رُومال تھوڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں گے۔ بعد میں تیار ہو جائیں گے۔ سب خدام لینے کی کوشش کریں۔ ان کی حفاظت کریں ان کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اس قسم کے رومال کے اور بھی کئی فائدے ہیں لیکن میں اس وقت ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا تاہم جو رومال تیار ہوتے ہیں ان میں سے بعض خدام نے لے لئے ہیں۔ یہ کچھ چھوٹے بن گئے ہیں۔ جو بعد میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اصل رومال ایک گز مربع کا تجویز ہوا تھا لیکن موجودہ رومالوں کے بنانے وقت بعض چیزوں کا خیال نہیں رکھا گیا اس لئے کوئی رومال چھوٹا بن گیا ہے اور کوئی بڑا بن گیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو چاہیئے

کہ وہ آئندہ احتیاط برتیں اگر یہ رومال ایک گز سے چھوٹا رہ جائے تو اس کے ذریعہ جو دوسرے فوائد ہمارے مدنظر ہیں وہ ہم حاصل نہیں کر سکتے بہرحال ایسے مواقع پر ہر خادم کے گلے میں یہ رومال ہونا چاہیئے۔ ہر وقت ڈالنے کی ضرورت نہیں اپنے جماعتی اجتماعوں میں یا جب وہ ڈیوٹی پر ہوں اس وقت یہ رومال اور ایک مخصوص چھلا گلے میں ڈال لیا کریں۔

دنیا میں ہر چیز تجربہ اور تحقیق طلب ہے۔ جب شروع میں مجھے اس کا خیال آیا تو میں نے اس سلسلہ میں بڑا غور کیا کہ یہ

چھلے اور رومال

کیسے اور کس طرح تیار کئے جائیں۔ میں آپ کو اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ کام کرنے کا طریق کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ میں نے یہاں فوری طور پر اپنے پیسوں سے چاندی کے چھلے بنوائے مگر اُن پر فی چھلا نو نو دس دس روپے خرچ آئے۔ پھر میں نے لاہور آدمی بھیجا اور نکل اور تانبے کے چھلے بنوائے جن پر ایک سے ڈیڑھ روپیہ فی چھلا خرچ آیا۔ میں نے سوچا کہ یہ بھی زیادہ قیمت ہے کیونکہ ہماری جماعت میں امیر بھی ہیں غریب بھی ہیں بعض ایسے دوست بھی ہو سکتے ہیں جو اپنی زندگی کے کسی مرحلہ پر اپنے بچوں پر شاید اتنا خرچ بھی نہ کر سکیں حالانکہ ہمارا مقصد سب کو برابر کھڑا کر رکھنا ہے۔ پھر ہم نے پلاسٹک کے چھلے بنوائے اس میں بھی دو قسم کے تیار ہوئے۔ جن میں سے ایک قسم کو پسند کیا گیا اور اسکے مطابق یہ چھلے تیار کروا دئے گئے۔ اب اس کی قیمت فی چھلا دس پیسے ہے۔ اب کجا چاندی کے چھلے جنکی قیمت دس روپے تھی اور کجا یہ چھلے جنکی قیمت دس پیسے ہے پھر ہم نے کپڑے کے رومال بنوائے پہلے ایک بنوایا پھر دوسرا بنوایا۔ غرض مختلف شکلوں کے رومال بنوائے چنانچہ تجربے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ اس اس طرح کے رومال سستے بن جائیں گے اور اچھے بھی ہوں گے۔ مثلاً اس میں سفید اور کالی پٹیاں ہیں۔ ان کی تقسیم اور ان کی شکل غرض ہر چیز کا تجربہ کر کے اور پھر پہن کر اور دیکھ کر بالآخر اس نتیجے پر پہنچے جو اس وقت ہم سب کو نظر آ رہا ہے۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں عقلی کام کرنا ہو وہاں محض ڈھکوسلے اور خالی بسیط علم کے نتیجہ میں انسان کامیاب نہیں ہوا کرتا۔ ہر کام کو عملاً تجربہ کر کے دیکھنا چاہیے اور پھر پورے غور و فکر کے ساتھ کسی نتیجہ پر پہنچنا چاہیئے یہ ہماری زندگی کی

ڈھکوسلے اور بنیادی حقیقت

ہے۔ حقائق زندگی دو حقائق دنیاوی ہیں جن کے لئے یہ ایک بنیادی چیز ہے کہ محض ڈھکوسلوں یا بسیط علم کے نتیجہ میں زندگی کے کسی مرحلہ پر

فیصلے نہیں ہوتے۔

نہ اپنی خواہشات اور نہ نقل کے نتیجہ میں کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے بڑی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ میں نے کئی نوجوانوں کو اپنی عمریں ضائع کرتے دیکھا ہے۔ مثلاً ایک بچہ ہے جس پر مجھے رحم آتا ہے غصہ نہیں آتا اس نے اپنی زندگی میں غلط راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ چار سال سے ہر سال بڑے الحاح کے ساتھ مجھ سے یہ دعا کرواتا رہا ہے کہ میں یونیورسٹی میں اول آؤں اور وہ ہر سال فیل ہوتا رہا ہے یعنی اس نے حقیقت کو نہیں پہچانا پس محض دعا کے نتیجہ میں کامیابی نہیں ہوا کرتی۔ دعا کے نتیجہ میں کامیابی تب حاصل ہوتی ہے جب فضل رب کریم کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی مادی عطا میں اسی نسبت سے زیادتی نہ ہو جائے۔

مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیماری اور صحت کے متعلق

ایک بڑا بنیادی اور حسین مضمون

بیان فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بیمار ہے ساری دنیا کے ڈاکٹر اس کی بیماری کی تشخیص اور علاج کرتے ہیں لیکن اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر ایک دن ایک معمولی سی دوائی اسے فائدہ پہنچا دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دینی ہو اور اس کی دعا کو اس نے قبول کرنا ہو تو وہ اس کے جسم کے ذروں میں ایک تغیر پیدا کر دیتا ہے۔ اور ان کو یہ حکم دیتا ہے کہ دوا کا اثر قبول کرو تو پھر جسم کے ذرے دوائی کے اثر کو قبول کر لیتے ہیں۔ پہلے ان کو حکم نہیں ہوتا اور دوا کو کہتا ہے کہ وہ انسانی جسم پر اثر کرے گی مادی دنیا میں ایک تبدیلی رونما ہوتی ہے تب دوا کا اثر ظاہر ہوتا ہے تاہم یہ تو معجزات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں ہر سال ایسے ہزاروں نشانات دکھانا ہے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے۔ جس وقت ہم عام زندگی کے متعلق بات کرتے ہیں یہ دعا تو کرتے ہیں کہ اے خدا ہماری دنیاوی طاقتوں میں اضافہ کر اور ان کو زیادہ مضبوط بنا اور ان کو زیادہ قوی بنا اور ہمیں ان طاقتوں سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما لیکن یہ سمجھنا کہ طاقت اتنی ہی رہے اور فائدہ دگنا مل جائے یہ غیر معقول بات ہے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ پھر بعض قدرت کی باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہے کہ یہ کرو تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ مثلاً اگر میاں بیوی کے تعلقات ہوں گے تو بچے کی پیدائش کی صورت میں نتیجہ ظاہر ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

کے پاس ایک دفعہ سرگودھا کے علاقہ کا رہنے والا ایک شخص آیا اور عرض کیا میرے ہاں کوئی بچہ نہیں ہوتا حضور دعا کریں کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہو۔ آپ کو پتہ تھا کہ یہ خود بمبئی کی طرف جا رہا ہے اور اس کی بیوی سرگودھا کے کسی علاقے میں رہ رہی ہے۔ آپ نے پوچھا تم سفر کر رہے ہو کس طرف جانے کا ارادہ ہے؟ کہنے لگا میں بمبئی جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم بمبئی چلے جاؤ گے تمہاری بیوی گھر بیٹھی رہے گی خالی ہماری دعا سے تمہارے ہاں بچہ تو پیدا نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو قانون مقرر فرمایا ہے اس کے خلاف چل کر یا اسے توڑ کر کوئی نتیجہ نہیں نکلا کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کا جو قانون ہے اس کے مطابق عمل پیرا ہو کر نتیجہ نکلا کرتا ہے۔

پس جو حقیقتِ زندگی اور حقیقتِ اشیاء ہے اس کو سمجھ کر اور خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق اگر تم دعا مانگو اور خدا تعالیٰ تمہاری دعاؤں کو قبول کر لے تو اس کا قانون بدل سکتا ہے۔ یہ بھی اس کا قانون ہے کہ وہ اپنے نیک بندوں کے لئے اپنے عام قانون کو بدل کر ایک خاص قانون چلاتا ہے۔ گو یہ بھی اس کا قانون ہے لیکن جب تک تمہاری دعائیں اس رنگ میں قبول نہیں ہو جاتیں اس وقت تک کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا کیونکہ

دعا اور تدبیر

مِل کر نتیجہ نکلے گا اور جہاں تک تدبیر کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے جو مادی ذرائع اور دوسرے طریق ہمیں بتائے ہیں ہم ان کو استعمال کریں گے تو کوئی نتیجہ نکلے گا ورنہ کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ مثلاً ایک شخص کتابوں کے پڑھنے کی طرف متوجہ ہی نہ ہو اور سمجھے کہ دعا کرنے سے ہی فرسٹ ڈویژن لے لوں گا یہ بات غلط ہے اور عام قاعدہ کے خلاف ہے اس لئے ایسا نہیں ہو سکتا ویسے اگر خدا تعالیٰ کسی کے حق میں کوئی معجزہ دکھانا چاہے تو یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ اس قسم کے معجزے بھی رونما ہوتے ہیں۔ ہم اس حقیقت سے اختلاف نہیں کرتے اور نہ کر سکتے ہیں۔ لیکن عوام کی زندگی میں ایسا نہیں ہوا کرتا۔ نہ ہی اللہ تعالیٰ کو آزمانا چاہیئے۔ انسان کی دعا تو اس وقت قبول ہوتی ہے جب انسان اپنی تدبیر کو انتہا تک پہنچاتا اور دعا کرتے ہوئے اپنے اوپر موت وارد کر لیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب کچھ کرتا ہے اور اسے اپنے دستِ قدرت سے اٹھاتا ہے لیکن آپ میں سے اس وقت جو دوست بیٹھے ہیں ان میں سے کتنے ہیں جو اس قسم کی موت قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں بہت کم ہیں جس آدمی نے وہ موت قبول کر لی اس نے گویا سب کچھ پا لیا۔ اس کے لئے قانونِ قدرت بھی ایک نئی شکل میں ظاہر ہوا۔ مگر جس نے خدا کی راہ میں موت قبول نہیں کی اس کے لئے قانونِ قدرت ایک نئی شکل میں ظاہر نہیں ہو گا۔ اسے خدا کے عام قانون کے مطابق چلنا پڑے گا۔

خدا تعالیٰ کا وہ قانون جو علم کے حصول کے لئے ہوتا ہے اس کے متعلق میں اس وقت اظہارِ خیال کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے حالات ملکی بھی اور اجتماعی طور پر

ساری دنیا کے حالات

بھی کچھ بدل گئے ہیں اور کچھ بدل رہے ہیں اب ان بدلے ہوئے حالات میں ہمیں اپنے تدبر کو اپنے فکر کو اپنی تدبیر کو اور اپنی دعاؤں کو نئے راستوں پر ڈالنا ہو گا، ورنہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے، ورنہ ہماری کوششیں اور ہماری تدبیریں اور ہماری دعائیں عند اللہ اعمالِ صالحہ میں شمار نہیں ہوں گی کیونکہ عملِ صالح کے معنے ہی یہ ہوتے ہیں کہ حالات کے مطابق کام کیا جائے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے دعا تدبیر ہے اور تدبیر دعا ہے یہ ایک بڑا

لطیف مضمون

ہے۔ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے اس مضمون کو پڑھیں اور غور کریں۔

چنانچہ ان بدلے ہوئے حالات میں ہمارے محاذ یعنی عمل کے میدان بھی بدل گئے ہیں۔ اب ہمیں عمل کے ان نئے میدانوں میں داخل ہونا چاہیئے۔ ان کے اندر ہمیں شیروں کی طرح گھسنا چاہیئے۔ ہمارے لئے کسی سے ڈرنے یا گھبرانے کی کوئی بات نہیں بلکہ ان نئے میدانوں میں بھی اللہ کی توفیق اور اس کے فضل کے ساتھ بہتر رنگ میں کام کرنا چاہیئے اس کے متعلق اصولی طور پر ایک مضمون اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں ڈالا ہے۔ زندگی رہی اور اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو آخری دن اختتامی دعا کے موقع پر اس کے متعلق کچھ بیان کروں گا تاہم اس وقت میں علم کے متعلق تمہیداً کچھ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں

ہمارے کچھ حالات تو اس طرح بدلے کہ

ہماری موجودہ حکومت

جو اپنے آپ کو عوامی حکومت کہتی ہے اس نے ہمارے تعلیمی اداروں کو بھی NATIONALISE (نیشنلائز) کر لیا یعنی قومی تحویل میں لے لیا جس سے کچھ احمدی گھبرا جاتے ہیں۔ میں ایسے دوستوں سے کہتا ہوں اگر یہ واقعی عوامی حکومت ہے تو پھر یہ ہماری اپنی حکومت ہے کیونکہ ہم بھی عوام ہیں اور عوام ہی ہیں جنہوں نے زیادہ تر ووٹ دے کر یا دوسروں سے دلوا کر ان لوگوں کو منتخب کروایا تھا جن کی آج حکومت ہے۔ چنانچہ جب مخالف نے ایک موقع پر کہا تھا کہ ۲۲ لاکھ احمدی ووٹوں کے نتیجہ میں پیپلز پارٹی جیت گئی۔ میں نے تو اس سلسلہ میں اعداد و شمار اکٹھے نہیں کروائے مگر میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک احمدی رائے دہندگان کی تعداد کا تعلق ہے انہوں نے مبالغہ کیا ہے احمدی ووٹروں کی تعداد ۲۲ لاکھ نہیں ہے لیکن ایک اور حقیقت بھی کارفرما ہے اور یہ اعداد و شمار اس حقیقت کے بہت قریب معلوم ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ پارٹیشن کے وقت جماعت کو ایک بڑا دھکا لگا تھا پھر بھی ہر احمدی ووٹر کم از کم دو غیر احمدی دوست بطور ووٹر اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

چنانچہ

عام انتخابات سے پہلے

ایک دوست مجھے ملنے آئے وہ گجرات کے ایک حلقے میں امیدوار تھے کہنے لگے آپ مجھے ووٹ دیں۔ میں نے کہا کہ آپ کے اس حلقہ میں ساٹھ ستر ہزار ووٹ ہیں جبکہ ہمارے احمدی دوستوں کے ووٹ ۷ ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ یہ اگر تمہیں ووٹ نہ بھی دیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ ستر ہزار ووٹوں میں ان کی نسبت ہی کیا ہے کہنے لگے نہیں احمدی ووٹ سات ہزار نہیں نو ہزار ہیں۔ میں نے کہا اگر نو ہزار ہیں تب بھی کیا فرق پڑتا ہے کہنے لگے فرق یہ پڑتا ہے کہ ہم نے سر جوڑے اور غور کیا اور آپس میں مشورے کئے اور حالات کا اندازہ لگایا تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ آپ کے ساتھ ۲۷ ہزار ووٹ ہے کیونکہ ۹ ہزار آپ کا اور ۱۸ ہزار آپ اپنے ساتھ لے کر آئیں گے اور ساٹھ ستر ہزار کے حلقے میں ۲۷ ہزار ووٹ بڑی اہمیت رکھتے ہیں اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جس امیدوار کی طرف یہ ووٹ جائیں وہ ہار جائے۔

پس میں اپنے دوستوں سے یہ کہتا ہوں کہ آپ خواہ مخواہ کیوں گھبراتے ہیں۔ اگر یہ عوامی حکومت ہے اور آپ عوام ہی کا ایک حصہ ہیں تو یہ آپ کی حکومت ہے۔ اب میں حلقہ انتخاب ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستائیس ہزار ووٹ

کسی امیدوار کو احمدیت کی وجہ سے ڈالے گئے ہیں وہاں کے عوام جا کر اس کی گردن پکڑیں گے کہ تم کیوں غلط کام کر رہے ہو۔ پس اس لحاظ سے ۲۲ لاکھ ووٹ سارے احمدی تو نہیں مگر کچھ احمدیوں کے اور کچھ اُن کے ساتھ تعلق رکھنے والے، سمجھدار اور صاحب فراست اور صاحب شرافت دوستوں کے، دونوں کی مل کر تعداد کم و بیش اتنی ضرور ہوگی واللہ اعلم بالصواب۔ اس لئے ہمیں اپنے تعلیمی اداروں کے قومی تحویل میں چلے جانے کی وجہ سے گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس علاقہ کے عوام کی مرضی کے خلاف ان تعلیمی اداروں کی روایات توڑ دی جائیں اور کوئی اور پالیسی اختیار کی جائے۔ اگر ایسا ہوا تو ہمارے یہاں کے عوام کہیں گے کہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ جس طرح ہماری مرضی ہوگی اس طرح کالج چلے گا کیونکہ اگر عوامی حکومت نے عوامی حکومت رہنا ہے تو پھر یہاں کے عوام کی مرضی کے مطابق کالج چلے گا۔ فرض کریں ہمارے کالج میں کوئی بڑا سخت متعصب پرنسپل آجاتا ہے تو وہ بھی کالج کو اپنی مرضی کے مطابق نہیں چلا سکتا کیونکہ ربوہ کے عوام کا یہ تقاضا ہوگا کہ اس طرح کالج کو چلاؤ اور عوامی حکومت کو ماننا پڑے گا یا عوامی حکومت کو حکومت چھوڑنا پڑے گی یا یہ اعلان کرنا پڑے گا کہ اب ان کی حکومت عوامی حکومت نہیں رہی اس لئے دوستوں کو قطعاً گھبرانا نہیں چاہیئے۔

میں نے ضمناً یہ بات بتا دی ہے کیونکہ کئی دوست آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب کیا ہوگا۔ یہ سوچنے کی کیا ضرورت ہے کہ اب کیا ہوگا۔ اب وہی ہوگا جو خدا تعالیٰ چاہے گا ہم نے خود آخر کیا کرنا ہے۔ اگر ہم نے مل کر اور سر جوڑ کر احمدیت کو بنایا ہوتا تو ہمارے دل میں یہ سوال پیدا ہونا چاہیئے تھا کہ اب کیا ہوگا لیکن کیا تم نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم کیا ہے؟ اور اس کو چلا رہے ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جس نے یہ سلسلہ بنایا ہے وہ ہمارے اس سلسلہ کے کام بنانے والا ہے ہمیں تو کوئی فکر نہیں ہونی چاہیئے۔ ہمیں اگر کوئی فکر ہے تو اس بات کا فکر ہے کہ جن قربانیوں کا ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے ہم ان کو لفظاً اور معناً پورا کرنے والے ہوں۔

چنانچہ آج تک

احمدیت کے حق میں

جو نتیجے نکلتے رہے ہیں وہ ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے پیار کو ظاہر کرتے رہے ہیں میری طبیعت ان دنوں بہت خراب تھی بہت ضعف تھا کمر کے اعصاب اور عضلات میں درد کی وجہ سے بڑی بے چینی تھی۔ کل رات تو بہت زیادہ تکلیف رہی آج صبح بھی میں بہت زیادہ کمزوری محسوس کر رہا تھا میرا خیال تھا کہ میں اس وقت بیٹھ کر تقریر کروں گا لیکن جب میں مقام اجتماع میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے اس نے فضل کیا۔ میں نے اپنے اندر طاقت اور بڑی بشاشت محسوس کی جیسے کبھی بغیر وجہ کے میرے جیسے کمزور انسان کے اندر بشاشت پیدا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کل پرزے کھینچے ہیں اور کہا ہے کہ اپنے چہرے پر مسکراہٹیں لے کر آؤ۔ پس میں تو خوش ہوں اور سمجھتا ہوں کہ حالات بے شک بدلتے رہیں ہمیں اس یقین پر قائم رہنا چاہیئے کہ یہ

ہمارے فائدہ کے لئے

بدل رہے ہیں۔ غرض جب میں یہاں پہنچا تو میں نے اپنے اندر طاقت اور بڑی خوشی محسوس کی یہاں تک کہ میرے جسم کے روئیں روئیں میں سے خوشی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی تھی اور اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ صدر صاحب نے مجھے رپورٹ دی کہ پچھلے سال اجتماع کے آخری دن جتنی مجالس نے حصہ لیا تھا اس دفعہ پچھلے سال کی نسبت اجتماع کے پہلے دن پچاس مجالس زیادہ شامل ہوئی ہیں۔ الحمد للہ۔

حالانکہ اجتماع کے ان تین دنوں میں اور بھی کئی مجالس کی شمولیت متوقع ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ ہمارا ملک اس وقت بڑے پریشان کن حالات میں سے گزر رہا ہے، دوسرے اس مہینے کی ۲ تاریخ کو تعلیمی ادارے بھی قومیائے گئے تھے، ہمارے اکثر نوجوان تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم ہیں، مگر ان مشکل حالات میں جن سے ہمارا ملک اس وقت دو چار ہے (میں اس بارہ میں دو خطبے بھی دے چکا ہوں آپ ملک کے مستقبل کے لئے دعا کریں اور صدقات دیں، لوگوں کو سمجھائیں۔ غرض آپ پر اس لحاظ سے بھی بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے) بہرحال

بڑے مشکل حالات میں

اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ پہلے سے زیادہ مجالس کو اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ اب یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس کا کریڈٹ مجھے یا چوہدری حمید اللہ صاحب کو نہیں جاتا اسی لئے ہمارا دل خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد سے پُر ہو جاتا ہے۔ خدام میرے سامنے بیٹھے ہیں جن میں سے بعض (میں نے کل بھی دیکھا تھا) لاڑکانہ سے اپنی مخصوص ٹوپیوں کے ساتھ آئے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں اتنی تعداد میں یا تو پہلے کبھی نہیں آئے یا کم از کم ان ٹوپیوں میں نہیں آئے کہ نمایاں ہو کر نظر آ جائیں۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جماعت کو کہیں سے کہیں لے گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

---

۲۰ جون گزر چکی ہے قائدین خدام الاحمدیہ فوری طور پر چندہ بھجوائیں (مہتمم مال)

حل شدہ پرچہ جات واپس بھجوائیں

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۵ مئی کو منعقد ہو چکے ہیں۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تا کہ ان پر نمبر لگانے کے بعد نتیجہ کا اعلان کیا جا سکے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری بڑی لڑکی مبارکہ چار ماہ سے بیمار ہے۔ اب دس یوم سے حالت بہت نازک ہے۔ دن رات بے چینی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید عبد الغنی فنسکری ایبٹ آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک یاد دہانی ۔ ایک ذمہ داری

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک کرتے ہوئے مخلصین جماعت احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے پورے جوش اور جذبہ و اخلاص سے وعدے لکھوائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بہتوں کو سو فیصد ادائیگی کی توفیق عطا فرمائی ہے اور باقی قسطوار ادا کر رہے ہیں بطور یاد دہانی ایسے مخلصین سے درخواست ہے کہ صرف چند ماہ باقی ہیں جن میں آپ نے اپنا وعدہ سو فیصد ادا کرنا ہے ہر جماعت کے امیر اور صدر صاحبان کی ذمہ داری ہے کہ وہ وقت کے اندر ہر وعدہ کنندہ سے وصول کر لیں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ ربوہ)

طبیہ کالج ربوہ کا معائنہ

نظم و ضبط اور ترقی پر اظہار اطمینان

۲۱ جون بروز جمعرات پونے نو بجے صبح محترم حکیم آفتاب احمد صاحب قریشی ممبر طبی بورڈ و رکن انسپکشن کمیٹی و محترم ملک عبد الحفیظ صاحب سیکرٹری / کنٹرولر امتحانات طبی بورڈ کی حیثیت میں طبیہ کالج ربوہ کے معائنہ کے لئے لاہور سے ربوہ پہنچے آپ نے کالج کے سٹاف اور طلباء سے ملاقات کر کے کالج کے حالات سے واقفیت حاصل کی۔ کالج کے اناٹومیکل میوزیم، لیبارٹری اور دواخانہ کا معائنہ کیا۔ ان دنوں امتحانات ہو رہے ہیں آپ نے کمروں میں جا کر طلبہ کو پرچے حل کرتے دیکھا۔ محترم پرنسپل صاحب کالج نے آپ کو انتظام کالج، طریقہ تعلیم، اور دیگر امور سے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ معائنہ کے بعد آپ نے کالج کی وزیٹر بک پر مندرجہ ذیل ریمارکس دیئے:

"میرے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ کالج نے چند سال میں معتدبہ ترقی کی ہے کالج کا میوزیم قابل دید ہے۔ طلباء کو تعلیم کے لئے جدید ترین طریق یعنی سمعی بصری طریق سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ تشخیص جراحی وغیرہ مضامین کے بارہ میں فوٹو تیار کئے گئے طلباء کو پراجیکٹر (PROJECTOR) کے ذریعے تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ طریق تعلیم پاکستان بھر میں صرف طبیہ کالج ربوہ میں میسر ہے کالج میں لائبریری اور داخلی شفاخانہ کا بھی عمدہ انتظام ہے۔ کالج کا نظم و ضبط قابل ستائش ہے۔ طلباء ہسپتال میں بھی عملی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ کالج کے ترقی کے منصوبے بھی ارباب اقتدار کے پیش نظر ہیں۔ میں اس ادارہ کے نظم و ضبط اور ترقی پر منتظمین عملہ اور پرنسپل صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔"

دستخط

(حکیم آفتاب احمد قریشی) ممبر طبی بورڈ

۲۱/۶/۷۳

خالی اسامیاں

مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں نیشنل انجینئرنگ سروسز (پاکستان) لمیٹڈ ۲۲۵ واپڈا ہاؤس لاہور کو ۱۰ جولائی ۱۹۷۳ء تک درخواستیں بھیجی جا سکتی ہیں۔ مکمل کوائف اور ڈومی سائل سرٹیفکیٹ، تجربہ اور پاسپورٹ سائز فوٹو اور دو References درخواستوں کے ہمراہ۔

تعلیم: بی کام / بی اے

اسامیاں: ۱۔ اسٹیبلشمنٹ اسسٹنٹ ۲۔ ایڈمنسٹریٹو اسسٹنٹ ۳۔ آفس اسسٹنٹ

۴۔ سٹینوگرافر / PAs۔ ان سب کا گریڈ ۳۰۰-۳۰-۷۵۰ ہاؤس رینٹ ۱۲۰/- اسپیشل الاؤنس ۳۰/-

۵۔ سٹینو ٹائپسٹ ۶۔ سٹیڈی کلرک ان سب کا گریڈ ۲۲۵-۱۰-۵۲۵ ہاؤس رینٹ ۹۰/- سپیشل الاؤنس

انٹرویو بڑے شہر میں ہوگا۔ کسی قسم کی سفارش امیدوار کو ملازمت کے حصول سے محروم کر دے گی۔

نیشنل انجینئرنگ سروسز (پاکستان) لمیٹڈ

ہیڈ آفس ۲۲۵۔ واپڈا ہاؤس لاہور۔

۲۵/۶/۷۳ ناظر تعلیم

تربیتی اجتماع انصار اللہ چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائل پور

مورخہ یکم جولائی ۱۹۷۳ء بروز اتوار چک ۵۶۵ گ۔ب میں انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ تحصیل جڑانوالہ کے مشرقی حلقہ کی مجالس انصار اللہ کے اراکین سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ مرکزی وفد بھی انشاء اللہ اجتماع میں شمولیت کرے گا۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد حسین صاحب مرحوم آف دھرم کوٹ رندھاوا کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی ہمشیرہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ بیوہ شیخ محمد حسین صاحب مرحوم دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور جو کہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب دھرم کوٹی حال لاہور کی والدہ تھیں ۱۶ جون ۱۹۷۳ء کو لاہور میں بعمر قریباً ۹۸ سال وفات پا گئیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ لاہور میں ہی تدفین عمل میں آئی۔

احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے ماموں مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب ٹیچر آف نانوڈوگر ضلع شیخوپورہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۶ احسان ۱۳۵۲ ہش ۶/۶/۷۳ بوقت ۶ بجے شام وفات پا گئے۔

اِنّا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نیک اور متقی اور خوش خلق انسان تھے نیز موصی تھے۔ ۷/۶/۷۳ کو صبح ۱۱ بجے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ بعد تیاری قبر محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے دعا کرائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ۵ کمسن بچے اور دو بچیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ پس ماندگان کا خود کفیل ہو اور ان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ (سردار نصیر احمد مرتضیٰ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ میرے ماموں جان مکرم میر خلیل الرحمٰن صاحب سیوہاروی سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ میانی گھوگھیاٹ ۲۲ جون بروز جمعہ بوقت صبح میانی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور خادم دین تھے۔ ۲۳ جون کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی احباب کرام مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (اقبال احمد انجم مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

درخواست دعا

برادرم ظفر اللہ خان صاحب بی۔ ایس سی۔ ابن چوہدری عطاء ربی صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھالکے ضلع شیخوپورہ چند دنوں سے شدید بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(قمر احمد۔ دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ)

۲۔ میرے والد چوہدری بشیر محمد صاحب لنگاپوری بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں اور میانوالی ہسپتال میں زیر علاج ہیں نیز میری والدہ اہلیہ بیگم عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری کمال محمد لیاقت آباد منڈی)

۳۔ میرے والد صوفی دین محمد صاحب احمدیہ دار الفضل گوجرانوالہ عارضہ قلب سے بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(دائم لمیٹس کر گوجرانوالہ)

دفتر ڈونمبر اصل ۵۰۵